

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

:ایڈیٹر بہشت روزہ الاعتصام لاہور

السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج اقدس - مابخیر و شما سلامت

عرض خدمت ہے کہ جناب سید محمد متین ہاشمی صاحب کی ادارت میں شائع ہونے والا موقر جریدہ سہ ماہی "منہاج" راقم کے زیر مطالعہ ہے جو شمارہ 1-2-9 ج نفاذ شریعت نمبر کے ص 109 میں پارلیمنٹ اور اجتہاد کے :مقالہ نگار محترم ڈاکٹر محمود الحسن عارف صاحب رقمطراز ہیں

ہندوستان "میں اہل حدیث حضرات نے بھی "اجتہاد" کو اپنانے اور اس کے مطابق فیصلہ کرنے کی کاوشیں کی ہیں لیکن ان کی یہ کاوشیں بھی بالآخر ایک مسلک اور نقطہ نظر تک محدود ہو کر رہ گئیں۔ اور اجتہاد و قیاس کے اصول اور قواعد اور دیگر مجتہدین کی کتب سے کم علمی اور کسی قدر تعصب کی بنا پر ان کا بھی ایک خاص حلقہ یا مسلک بن گیا ہے۔ جو نسل بعد نسل آگے متواتر ہو رہا ہے۔ اور "تقلید" کی شد و مرد سے تردید بلکہ خدمت کے باوجود "اور خود بھی عملاً مقلد ہو کر رہ گئے ہیں۔"

:اس میں مقالہ نگار موصوف نے چند الزامات عائد کیے ہیں

- 1۔ اہل حدیث حضرات کی اجتہادی کاوشیں ایک خاص مسلک اور ایک خاص نقطہ نظر تک محدود ہیں۔
- 2۔ اہل حدیث حضرات قیاس و اجتہاد کے مسلک اصول و ضوابط کو تعصبانہ نظر سے دیکھتے ہیں۔
- 3۔ اہل حدیث دیگر مجتہدین کی کتب سے کم ہی استفادہ کرتے ہیں لیکن وہ بھی برہنہ نے تعصب۔
- 4۔ مزید برآں اہل حدیث حضرات تقلید کی شدید مخالفت کے باوجود درحقیقت عملاً مقلد ہو کر رہ گئے ہیں۔ محترمی! دیکھئے گئے الزامات کس حد تک درست ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

واضح ہو کہ اہل حدیث کا اقتساب کسی خاص فرد یا بستی وغیرہ کی طرف نہیں کہ ان کی اجتہادی کاوشوں اور عملہ جدوجہد کو محدود قرار دیا جاسکے بلکہ ان کے مساعی جمیلہ کا محور اور زندگی کا مشن ہی کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت اور رب کے دین کی سر بلندی ہے۔ جس میں مسلمانان عالم کا ایک ایک فرد شریک و سہم ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اصلاً اہل حدیث ایک تحریک کا نام ہے۔ مخصوص گروہ بندی کا نہیں اس مسلک کا خاصہ ہے کہ بلا امتیاز رنگ و نسل اور قبائلی عصبيت کے ہر ایک صاحب وجد و بہت کی مثالی و صحیح تربیت گاہ اور انسانیت کی معراج کا زینہ ہے۔ جس سے وابستہ مردوزن با آسانی اپنے رب سے قرب حاصل کرنے کا اہل بن جاتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 440

محدث فتویٰ